بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Regd 1411

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۴ کراچی ۳

رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا روزنامہ

المصلح

خریدار

اتوار

ایڈیٹر: عبدالقادر بی۔ اے

جلد ۶ | ۲۲ نبوت ۱۳۳۲ھ ش ۲۲ نومبر ۱۹۵۳ء | نمبر ۱۹۵

جماعت احمدیہ کراچی کے زیر اہتمام جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

کراچی ۲۱ نبوت۔ کل جماعت احمدیہ کراچی کے زیر اہتمام احمدیہ ہال میں سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مختلف مقررین نے سرور کائنات فخر موجودات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے حضور کی پاک و مقدس سیرت و سوانح پر روشنی ڈالی۔ جلسہ کے صدر مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب نے اپنے صدارتی کلمات میں جلسہ کی غرض و غائت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جماعت احمدیہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ۱۹۲۸ء سے اسی نہائت باقاعدگی کے ساتھ ہر سال ایسے جلسے منعقد کرتی آرہی ہے۔ اور اب ہمارے لئے حد درجہ مسرت اور خوشی کا موجب ہے۔ کہ اس بلند مقصد کے لئے ہمارے دوسرے بھائی بھی ہماری ہم نوائی کرنے لگ گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہمیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو زیادہ سے زیادہ دیکھنا اور اس پر غور کرنا چاہیئے۔ اور اس کے مطابق پہلے اپنی اصلاح کر کے پھر دوسروں کے سامنے بھی اس بیش بہا نعمت کو پیش کرنا چاہیئے۔ جلسہ کا آغاز حافظ محمد شفیع صاحب نے تلاوت قرآن کریم سے کیا۔ اور آپ کے بعد میاں نسیم احمد

نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مشہور نظم "وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا" نہائت خوش الحانی سے سنائی۔ مقررین میں مکرم بابو اللہ داد صاحب۔ مکرم سید ارتضےٰ علی صاحب اور مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ شامل تھے۔ جنہوں نے علی الترتیب "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خوبیاں" "حضور کا اسوۂ حسنہ اور اس کی خصوصیات اور "سرور کائنات کا یقین تام اور آپ کی قوت اعجاز" کے عنوانات پر بڑی شرح و بسط کے ساتھ تقاریر کیں۔ (مکرم بابو صاحب اور مکرم مولوی صاحب کی مفصل تقاریر المصلح کی آئندہ قریبی اشاعتوں میں شامل ہوں گی۔ انشاء اللہ)

علاوہ ازیں میر مبارک احمد صاحب اور جلال محمود صاحب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے کلام "محمد پر ہماری جاں فدا ہے" اور حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کے سلام بحضور خیر الانام سے احباب کو محظوظ فرمایا۔ جلسہ کی حاضری خدا تعالےٰ کے فضل سے خوشکن تھی۔ جماعت کے دوستوں کے علاوہ کئی غیر از جماعت احباب اور غیر مسلم حضرات بھی شریک جلسہ ہوئے۔ جلسہ ۶ بجے شام سے ۸ بجے رات تک جاری رہا۔

پاکستان اپنے دستور یا دیگر امور میں ہرگز کسی بیرونی طاقت کی مداخلت کو برداشت نہیں کریگا

پنڈت نہرو کے حالیہ بیان پر گورنر جنرل پاکستان مسٹر غلام محمد کا لنڈن میں اظہار خیال

لنڈن ۲۱ نومبر۔ گورنر جنرل پاکستان مسٹر غلام محمد نے لنڈن میں ایک بیان دیتے ہوئے مسٹر جواہر لال نہرو وزیر اعظم بھارت کے اس بیان پر سخت افسوس کا اظہار کیا ہے۔ جو انہوں نے گذشتہ اتوار کو نئی دہلی میں اپنی پریس کانفرنس میں دیا تھا۔ اور جس میں انہوں نے پاکستان کے مجوزہ دستور۔ اقلیتوں کے حقوق اور نیز پاکستان اور امریکہ کے درمیان فوجی معاہدہ کی گفتگو کے متعلق تنقید کرتے ہوئے اپنی تشویش اور پریشانی کا اظہار کیا تھا۔

مسٹر غلام محمد نے پنڈت نہرو کے بیان کا جواب دیتے ہوئے کہا یہ بات کہ میری حکومت امریکہ سے فوجی امداد کے لئے کوئی مذاکرات کر رہی ہے بالکل بے بنیاد ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ پنڈت نہرو نے بغیر تصدیق کے اس طرح اظہار خیال شروع کر دیا۔ آپ نے کہا پنڈت نہرو نے جو یہ کہا ہے کہ ہمارا دستور جس کا مقصد در اصل پاکستان میں اسلامی جمہوریت قائم کرنا ہے۔ غیر جمہوری۔ رجعت پسندانہ اور قرون وسطیٰ کے تصور پر مبنی ہے۔ مجھے اس پر سخت افسوس ہے۔ اسلام ایک جمہوری دین ہے۔ اور یہ اپنے تصور اور نفاذ میں کلیۃً حریت پسند ہے۔ اس کے علاوہ اس کے کوئی اور معنے سمجھنا تاریخ کو جھٹلانے اور اسلام کے پیش کردہ آزادی مساوات اور اخوت کے اصولوں کو جھٹلانے والی بات ہے۔ آپ نے کہا اسلام میں ملائیت کے لئے کوئی بھی گنجائش نہیں ہے۔

اقلیتوں کو کم حقوق دیئے جانے کے متعلق پنڈت نہرو کے بیان کا جواب دیتے ہوئے مسٹر غلام محمد نے کہا۔ دو بنیادی اصولوں کی سب کمیٹی نے پاکستان کی اقلیتوں کے لئے وہی حقوق تجویز کئے ہیں۔ جو اکثریت کے ہیں۔ اکثریت کا صرف اتنا حق زیادہ ہے۔ کہ مملکت کا رئیس صرف وہی ہوگا۔ جو اس مذہب کا حامل ہو۔ یعنی مسلمان ہو۔ اور یہ بات بھی ایسی ہے۔ جو اس سے پہلے بعض پرانے جمہوری ملکوں میں اب تک پائی جاتی ہے۔ وہاں رئیس مملکت وہی ہوتا ہے۔ جو اکثریت کے عقائد و نظریات کا پابند ہوتا ہے۔ آپ نے کہا۔ میں اس بات کو کھلی*

* اچھی طرح واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ پاکستان کسی دوسرے ملک کا پٹھو نہیں بنے گا۔ اور کبھی بھی یہ پوزیشن قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوگا۔ کہ کوئی اور بیرونی شخص اسے یہ مشورہ دے۔ کہ پاکستان کو اس کے آئین یا دوسرے داخلی اور خارجی امور کے متعلق کیا کرنا چاہیئے۔

اردن کے گاؤں پر اسرائیلی حملے کے متعلق مغربی طاقتوں کی قرارداد قطعاً ناکافی ہے

اسرائیل کو نقصان کا معاوضہ ادا کرنے پر مجبور کیا جائے۔ سلامتی کونسل میں چوہدری محمد ظفر اللہ خان کی تقریر

اقوام متحدہ ۲۱ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان اور عرب ملکوں نے متفقہ طور پر یہ مطالبہ کیا ہے کہ اسرائیل کے حملہ کے متعلق برطانیہ امریکہ اور فرانس کی قرارداد مذمت قطعاً ناکافی ہے بڑی طاقتوں کو چاہیئے کہ اسرائیلی حملہ سے جو نقصان ہوا ہے۔ اس کا معاوضہ ادا کرنے کے لئے اسے مجبور کریں۔

کل رات سلامتی کونسل میں پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ اردن کے گاؤں پر اسرائیل نے جو حملہ کیا تھا۔ اس کی وجہ سے عربوں کو شدید نقصان کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ واقعات نے ثابت کر دیا ہے کہ اس حملے میں اسرائیل کی مسلح فوج نے باقاعدہ حصہ لیا تھا۔ اب! مغربی طاقتوں کا یہ فرض ہے کہ وہ محض اسرائیل کی مذمت کرنے پر اکتفا نہ کریں۔ بلکہ اسے حملہ سے نقصان کا معاوضہ ادا کرنے پر مجبور کریں آپ نے بتایا کہ اس سلسلے میں پاکستان بعد میں ایک قرارداد پیش کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ امریکی نمائندہ نے تقریر کرتے ہوئے کہا ہم نے اسرائیل کی مذمت میں جو قرارداد پیش کی ہے۔ اس کی غرض یہ ہے۔ کہ اسرائیل اقوام متحدہ کا رکن ہونے کی حیثیت سے اپنی ذمہ داری کو محسوس کرے۔

برطانوی نمائندہ نے کہا۔ اسرائیل کو اس حملہ کی تحقیقات کرنے اور اسکی تلافی کرنے کے لئے فوری کارروائی کرنی چاہیئے۔ سلامتی کونسل کا اجلاس منگل کے روز پھر منعقد ہوگا۔

سوڈان کے انتخابات کے بعد سویز کے متعلق مذاکرات پھر شروع ہو جائینگے

معلوم ہوا ہے۔ کہ مصر اور برطانیہ اس امر پر متفق ہو گئے ہیں۔ کہ سوڈان میں انتخابات کے ختم ہونے پر سویز کے متعلق مذاکرات پھر شروع کر دیئے جائیں۔ برطانوی وفد کے لیڈر نے مسٹر ایڈن کو اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے اس امید کا اظہار کیا ہے۔ کہ سوڈان کے انتخابات کے بعد سویز کے مسئلہ کے متعلق تصفیہ ہونے کی پوری امید ہے

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

لاہور ۲۰ نومبر۔ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بخیر و عافیت لاہور پہنچ گئے ہیں۔ حضور یہاں پر گلے کے علاج کے لئے تشریف لائے ہیں احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

کراچی ۲۱ نومبر۔ نہائت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ مکرم مسعود احمد صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر المصلح کا چھوٹا بچہ عزیز نعمان احمد بعمر ۵ ماہ کل ۱۲ ربیع الاول ۱۳۷۳ھ بمطابق ۲۰ نومبر ۱۹۵۳ء بروز جمعہ بوقت ۴ بجے شام کراچی میں وفات پا گئی انا للہ وانا الیہ راجعون

ادارہ المصلح ان سے اور ان کے تمام خاندان سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالےٰ انہیں صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ اور اپنے فضل سے نعم البدل عطا فرمائے۔

عبدالقادر پرنٹر و پبلشر نے مسلم پرنٹنگ پریس میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کیا۔

روزنامہ المصلح کراچی
مورخہ ۲۲ نبوت ۱۳۳۲ہش

تحریک جدید

تحریک جدید کے نئے سال کا آغاز ہونے والا ہے۔ اور انشاء اللہ چند ہی دنوں میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے آغاز کا وہ پیغام پہونچ جائے گا۔ جو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ ہر سال ماہ نومبر کے آخری جمعہ میں تحریک جدید کے متعلق جماعت کو دیتے ہیں۔ آج جب ہم یہ سطور لکھ رہے ہیں ۲۰ نومبر اور جمعہ کا روز ہے۔ اسکے معنے یہ ہوئے کہ آئندہ جمعہ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ تحریک جدید کے نئے سال کا آغاز فرمائیں گے۔ اور آپ کا یہ پیغام المصلح کے ذریعہ جلد ہی احباب کی خدمت میں پہونچ جائیگا

احباب کو معلوم ہے کہ تحریک جدید شروع شروع میں متعدد سالوں کے لئے محدود رکھی گئی تھی۔ اب ایک دائمی صورت اختیار کر چکی ہے۔ اور جب تک اللہ تعالےٰ کو منظور ہے یہ تحریک جاری رہے گی۔ اگر اللہ تعالےٰ کو منظور ہوا۔ تو اسی تحریک کو مختلف پہلوؤں سے وسعت دی جاتی رہے گی۔ اور اگر اللہ تعالےٰ کو منظور ہوا۔ تو اس سے بہتر چیز رونما ہو جائیگی لیکن بہر حال موجودہ صورت میں تحریک جدید ایک دائمی صورت اختیار کر چکی ہے۔ اور ہر سچے احمدی کی زندگی میں یہ اسی طرح داخل ہو چکی ہے۔ جس طرح اس کی زندگی میں دوسرے ضروری کام داخل ہیں۔ جس طرح ایک احمدی کے لئے حلال کمائی لازمی ہے۔ جس طرح بچوں کی تعلیم و تربیت ضروری ہے۔ جس طرح دوسرے مذہبی فرائض کی ادائیگی ضروری ہے۔ جس طرح آمد میں سے ایک حصہ چندہ دینا ضروری ہے۔ اور وصیت ضروری ہے۔ اسی طرح ایک احمدی کے لئے تحریک جدید میں حصہ لینا بھی ضروری ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے کئی بار اس امر کو واضح فرمایا ہے۔ کہ جب امام اپنی جماعت سے کوئی مطالبہ کرتا ہے۔ تو گو وہ حکم کی صورت میں نہ ہو پھر بھی محبت کی بناء پر اس کا پورا کرنا ضروری ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جو دینی مطالبہ محبت کی بناء پر پورا کیا جاتا ہے۔ اس کا ثواب اس سے بہت زیادہ ہوتا ہے۔ جو محض حکم کی بناء پر پورا کیا جاتا ہے۔

پنج وقتہ نماز ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اور اس کی بنیاد اللہ تعالےٰ کے صریح حکم پر ہے۔ جو مسلمان ایک نماز بھی ترک کرتا ہے۔ وہ اس حد تک مسلمان نہیں رہتا۔ چنانچہ مشہور حدیث ہے کہ من ترک الصلوٰۃ متعمداً فقد کفر۔ جس نے نماز عمداً ترک کی اس نے کفر کیا۔ پنج وقتہ نماز کی ادائیگی ایک حکم ہے۔ جس کو پورا کرنا مسلمان ہونے کی اولین شرائط میں سے ہے۔ اگر کوئی مسلمان پانچوں نمازیں حتی الوسع باجماعت ادا کرتا ہے۔ تو بطور مسلمان کے وہ صرف اپنا ایسا فرض ادا کرتا ہے۔ جس کے ادا نہ کرنے سے اس کے مسلمان ہونے کی حیثیت میں کمی ہوتی ہے۔ مگر اس کی باقاعدہ ادائیگی سے اس کے مسلمان ہونے کی حیثیت میں کوئی قابل قدر اضافہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ پنج وقتہ نماز کی ادائیگی خود مسلمان کی تعریف میں داخل ہے۔ البتہ ہم مسلمان ہوتے ہوئے قرب الٰہی کے مدارج میں بلندی چاہتے ہیں۔ تو ہمیں پنجوقتہ نماز کی ادائیگی کے علاوہ وہ نماز بھی ادا کرنی ہوگی۔ جس کے ترک کرنے سے اگرچہ ہم مسلمان تو رہتے ہیں۔ مگر معمولی مسلمان سے کچھ اونچے بھی نہیں ہوتے۔ اور وہ نماز نماز تہجد ہے۔ جو رات کو پچھلے پہر نفل کے طور پر پڑھی جاتی ہے۔ ایک معمولی پنج وقتہ نمازی کو جو اپنی نماز سنوار کر پڑھتا ہے ہم ایک مسلمان کہیں گے۔ اس سے زیادہ نہ کم۔ مگر جو مسلمان نماز تہجد بھی ادا کرتا ہے اسکو ہم تہجد گزار مسلمان کہیں گے۔ جو یقیناً صرف عام مسلمان سے زیادہ بلند شان رکھتا ہے۔

جو شخص صرف معمولی پنج وقتہ فرضی نماز ادا کرتا ہے۔ وہ اللہ تعالےٰ کے حکم کی تعمیل کرتا ہے۔ مگر جو شخص فرضی پنج وقتہ نماز کے علاوہ نافلہ نماز تہجد بھی ادا کرتا ہے۔ وہ نہ صرف اللہ تعالےٰ کے حکم کی تعمیل کرتا ہے۔ بلکہ اللہ تعالےٰ کے ایک مطالبہ کو صرف قرب الٰہی حاصل کرنے اور اس کی محبت کے رنگ میں رنگین ہونے کے لئے ادا کرتا ہے۔ اس لئے اس کی شان عام مسلمان سے بہت بلند ہے۔ کیونکہ نماز تہجد حکم الٰہی کے تحت نہیں آتی۔ بلکہ اللہ تعالےٰ نے انسان کو اپنی محبت میں بلند سے بلند مراتب حاصل کرنے کے لئے ایک راستہ کی طرف راہنمائی کی ہے۔ جو شخص نماز تہجد نہیں پڑھتا۔ اور صرف پنج وقتہ فرض نماز ادا کرتا ہے۔ وہ مسلمان تو ضرور رہتا ہے مگر اللہ تعالےٰ کی محبت میں ایک خاص حد سے اوپر نہیں جاتا۔ اس کو صرف اس حد تک ثواب ملتا ہے۔ جس قدر کسی حکم کی تعمیل کے لئے ثواب ملتا ہے۔ مگر جو شخص ساتھ تہجد بھی پڑھتا ہے۔ اس کے لئے قرب الٰہی کے نئے نئے راستے کھل جاتے ہیں۔ اور وہ روحانی ارتقا میں دن دونی اور رات چوگنی ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔

اسی طرح انفاق کی حالت ہے۔ جو شخص اسلامی احکام کے مطابق زکوٰۃ ادا کرتا ہے۔ اپنے مسلمان ہونے کا کم از کم ثبوت مہیا کرتا ہے۔ ہم اسکو باعمل مسلمان کہیں گے۔ مگر جو شخص اللہ تعالےٰ کے راستہ میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی اپنا مال خرچ کرتا ہے۔ وہ گویا روحانی ارتقا کے مدارج پر قدم مارتا ہے۔ اور جتنی زیادہ قربانی کیا بلحاظ کمیت اور کیا بلحاظ کیفیت وہ اپنے کمائے ہوئے مال سے فی سبیل اللہ کرتا ہے۔ اتنا ہی اس کا مرتبہ بلند ہوتا ہے۔ اور اتنا ہی زیادہ ثواب اس کو ملتا ہے۔ زکوٰۃ کے علاوہ جتنا مال ہم خدا تعالےٰ کے راستہ میں صرف کرتے ہیں یہ نافلہ ہوتا ہے

اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں نافلہ انفاق کی تحریص کئی بار اور کئی طریقوں سے دلائی ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ روحانی ارتقا میں مدارج حاصل کرنے کے لئے صرف مقررہ زکوٰۃ کی ادائیگی کافی نہیں۔

زکوٰۃ کے علاوہ انفاق مال کی کئی ایک صورتیں ہیں۔ جن کا تعین انسان خود بھی کر سکتا ہے۔ اور امام وقت بھی ضروریات کے مطابق ایسے انفاق کا مطالبہ کر سکتا ہے۔ اور آخری صورت میں سچی بات تو یہ ہے کہ خواہ یہ مطالبہ حکم کی صورت اختیار نہ کرتا ہو۔ اور اس کی بنیاد محبت پر ہی ہو۔ پھر بھی جو شخص اپنے امام پر بھروسہ رکھتا ہے۔ اور اس کی بیعت میں داخل ہے۔ ایک طرح سے اس پر لازمی ہو جاتا ہے۔ کہ وہ اس مطالبہ کو حتی الوسع پورا کرے۔ خواہ نادہندگی کی صورت میں اس پر کوئی دینی تعزیر نہ لگتی ہو۔

امام وقت انفاق کا جو مطالبہ کرتا ہے۔ ہمارے ذاتی انفاق سے اس لئے فائق ہے کہ امام وقت ضرورت وقت کا اندازہ لگا کر مطالبہ کرتا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اس طرح سے ایسا مطالبہ بھی فرض کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ الٰہی جماعتیں جو خاص وقتوں پر احیائے دین کے لئے کھڑی ہوتی ہیں۔ وہ غیر معمولی حالات سے گزر رہی ہوتی ہیں۔ اس لئے ان کی قربانیاں ان غیر معمولی حالات کی وجہ سے فرائض میں داخل ہو جاتی ہیں۔ خاصکر اس وقت جب ہم اپنے امام کے مطالبہ پر لبیک کہہ کر اس گروہ میں شامل ہو جاتے ہیں۔ جو اسلام کا بیڑا اٹھانے کے لئے کھڑا ہوتا ہے

حالات کے پیش نظر ہی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے تحریک جدید کا مطالبہ جماعت کے سامنے رکھا ہے۔ اس لئے ہر فرد جماعت پر واجب ہے۔ کہ وہ اپنے امام کی آواز پر آگے آئے۔ اور اس مطالبہ کو پورا کرے۔

اس سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ جن دوستوں نے اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہا ہے ان کے لئے کتنا ضروری ہے کہ وہ اپنے وعدے جلد از جلد پورے کریں۔

"تحریک جدید" کے نئے سال کا آغاز آئندہ جمعہ کو ہونے والا ہے۔ جن دوستوں نے اپنے گزشتہ وعدے ابھی تک پورے نہیں کئے۔ انہیں سوچنا چاہیئے۔ کہ وہ کس قدر کوتاہی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ کیا ضروری نہیں ہے کہ ہم نئے سال کے آغاز سے پہلے پہلے اپنے گزشتہ وعدے سو فی صدی پورے کر دیں ؛

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں ولادت

یہ خبر جماعت میں نہایت مسرت اور خوشی کے ساتھ سنی جائے گی کہ صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب ابن سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاں اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے ۱۸ اور ۱۹ نومبر کی درمیانی شب کو بوقت ۱½ بجے فرزند تولد ہوا ہے ؛ نومولود جناب مرزا رشید احمد صاحب ابن حضرت مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم کا پہلا نواسہ اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا پڑنواسہ ہے۔

ہم اس مبارک تقریب پر تمام جماعت کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر اراکین کی خدمت میں ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو اسلام و احمدیت کا درخشندہ گوہر بنائے۔ اور دینی و دنیوی برکات و افضال سے نوازے (ادارہ)

دو خط اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے جواب

(۱)

مکرم بشیر احمد صاحب کراچی کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں مندرجہ ذیل خط موصول ہؤا ہے:۔

"انشورنس کے جواز یا عدم جواز کی نسبت جماعت کی طرف سے ابھی تک کوئی قطعی فیصلہ نہیں ہؤا۔ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے۔ حضور نے ایک دفعہ جماعت کے علماء کو اس مسئلہ کی تحقیق و تفتیش کے لئے مقرر فرمایا تھا۔ مگر غالباً انہوں نے کوئی فیصلہ صادر نہیں کیا۔ یا کم از کم جماعت میں پورے طور پر فیصلہ کا اعلان نہیں ہؤا۔ اس تردد اور گومگو کی حالت کا نتیجہ ہے۔ کہ کچھ لوگ جماعت کے انشورنس کرانے لگ گئے ہیں۔ جو انشورنس نہیں بھی کراتے ان کو بھی اپنی حالت پر اطمینان نہیں ہے۔

حضور والا اگر انشورنس کی کوئی صورت جائز ہے۔ تو اس سے جماعت کو اطلاع ہونی چاہیئے۔ تاکہ اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ اور اگر بعد تحقیق فیصلہ یہی ہو۔ کہ انشورنس کی کوئی صورت بھی جائز نہیں ہے۔ تو پھر اس بات کا پوری طرح اعلان ہونا چاہیئے۔ اور لوگوں کو اس کی مضرت سے آگاہ کرنا چاہیئے۔ تاکہ اس سے باز رہیں۔ آپ جو لوگ انشورنس کرا رہے ہیں۔ ان کو اپنی پوزیشن پر اطمینان نہیں ہے۔ کبھی وہ سمجھتے ہیں۔ کہ اس میں کچھ ناجائز بات نہیں ہے۔ کبھی ان پر یہ خیال غالب آ جاتا ہے۔ کہ یہ بات تو ناجائز تھی۔ مگر وہ اس میں پھنس گئے ہیں۔ بعض کا خیال یہ ہوتا جا رہا ہے۔ کہ گو یہ چیز ہے تو ناجائز۔ مگر اندریں حالات ضروری ہو گئی ہے۔ حضور پر روشن ہوگا۔ یہ حالت قطعی طور پر تسلی بخش نہیں ہے۔ اگر یہ ناجائز ہے۔ تو اسکی نسبت پورا پراپیگنڈا ہونا چاہیئے۔ تاکہ اس سے جماعت محفوظ رہے۔ اور اگر اسکی کوئی صورت جائز بھی ہے۔ تو اس سے جماعت کو اطلاع ہونی چاہیئے۔ تاکہ اس جائز صورت سے فائدہ اٹھائیں۔ اور ناجائز صورتوں سے بچیں۔

انشورنس کو ناجائز اس لئے سمجھا جاتا ہے۔ کہ یہ ایک جوئے کی صورت ہے۔ جہاں تک میں نے غور کیا ہے۔ انشورنس میں جوئے کی تمام باتیں نہیں پائی جاتیں۔ جوئے میں تو صورت تخت یا تختہ کی ہوتی ہے۔ انشورنس میں رقم بہر حال واپس آ جاتی ہے۔ کسی صورت میں فائدہ کم ہوتا ہے۔ کسی میں زیادہ۔ مگر ایسی صورت تو کوئی نہیں ہوتی۔ کہ تمام کی تمام رقم برباد چلی جائے۔

مزید براں جوئے میں ناعاقبت اندیشی کا پہلو ہمیشہ ہوتا ہے۔ انشورنس میں یہ بات بالکل مفقود ہے۔ برعکس اس کے جو لوگ انشورنس کراتے ہیں۔ ان کو بہت ہی محتاط قسم کے لوگ سمجھا جاتا ہے۔ جوآ کھیلنے والے لوگ ہمیشہ بھوکے ننگے ہوتے ہیں۔ اور سوسائٹی میں ان کو ہرگز عزت کی نگاہ سے دیکھا نہیں جاتا۔ انشورنس کرانے والے اس زمرہ میں ہرگز نہیں آتے۔

حضور مجھ کو اس عریضہ کے بھیجنے کی تحریک اس وجہ سے ہوئی ہے۔ کہ بہت سے احمدی دوستوں نے گذشتہ سال دو سال میں انشورنس کرائی ہے۔ اور بعض اس کو خفیہ رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بوجہ اس امر کے کہ اس کے جائز ہونے میں شبہ ہے۔ اس خفیہ خفیہ انشورنس کرانے کو میں نے بہت بُرا منایا ہے۔ امید ہے کہ حضور بعد غور اس مسئلہ کی نسبت قطعی فیصلہ صادر فرمائیں گے۔ تاکہ یہ غیر اطمینانی کی صورت دور ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور کے فیصلے پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اس کو ہم سب کے لئے خیر و برکت کا موجب بنادے۔ آمین۔ حضور میرے لئے اور میرے سب عزیزوں کے لئے خاتمہ بالخیر کی دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ قبول فرمائے۔ آمین۔

حضور کا ادنیٰ خادم بشیر احمد"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس خط کا مندرجہ ذیل جواب لکھوایا:۔

"قطعی فیصلہ سالہا سال سے شاید پچیس سال سے ہو چکا ہے کہ موجودہ انشورنس کے جتنے قواعد ہیں۔ سب ناجائز ہیں۔ سوائے اس کے جو حکومت سے کیا جاتا ہے۔"

(۲)

مکرم ظفر احمد صاحب کراچی نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لکھا:

"خاکسار سے ایک پادری نے جو کہ مسلمان سے عیسائی ہوئے ہیں۔ اور جن کا نام مسٹر پال ہے۔ وڈالہ گرنتھیاں کے رہنے والے ہیں۔ مندرجہ ذیل استفسار کیا ہے

کہ قرآن کریم میں آل عمران رکوع ۵ میں آتا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:۔

انی اخلق لکم من الطین کھیئۃ الطیر فانفخ فیہ۔

اس آیت سے یہ پتہ لگتا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی صداقت ثابت کرنے کے لئے مٹی کے پرندے بنا کر اڑائے۔

لیکن دوسری جگہ قرآن کریم میں آتا ہے۔ کہ وہ خالق صرف خدا تعالیٰ ہے۔ اگر تمام لوگ مل جائیں، تو وہ مکھی کا ایک پر بھی نہیں بنا سکتے۔"

پادری صاحب نے مندرجہ ذیل سوال کئے ہیں۔

(۱) ایسے معجزے کسی اور نبی نے کئے ہوں۔ تو دکھاؤ۔

(۲) مسیح نے پرندے بنائے۔ اس لئے وہ بھی خالق (نعوذ باللہ) ہؤا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ مسیح کی ذات خدا تعالیٰ کے زیادہ قریب تھی۔

(۳) اگر آیت ھذا کی کوئی اور تفسیر ہے تو وہ بھی بتائیں۔ نیز فرمائیں۔ کہ ان پرندوں سے مراد کیا تھی۔"

حضور نے اس کے جواب میں فرمایا:۔

" اخلق لکم کھیئۃ الطیر کے معنی ہیں۔ کہ جس طرح پرندے پیدا کرتے ہیں۔ اسی طرح پیدا کرتا ہوں۔ کیا آپ نے دیکھا نہیں کہ پرندے بچے کس طرح پیدا کرتے ہیں۔ وہ انڈوں پر بیٹھتے ہیں۔ اور بچے نکالتے ہیں۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ کرتے تھے روحانی بے جان مگر جاندار بننے کی قابلیت والے لوگوں کو لیکر اپنے پروں تلے رکھتے تھے۔ اور وہ روحانی زندہ ہو جاتے تھے۔ سب نبی ایسا ہی کرتے ہیں۔"

(پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک الہامی دعا

(رقم فرمودہ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی الاسدی)

عزیز معاصر المصلح میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی الہامی دعاؤں کو شائع کیا جا رہا ہے۔ ان دعاؤں کے اسرار پر ایک کتاب لکھی جا سکتی ہے۔ ۱۷ نومبر ۱۹۵۲ء کے المصلح میں آپ کی ۸ ہم ویں دعا یہ شائع ہوئی ہے۔ رب لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا۔ جس کا ترجمہ یہ ہے۔ اے میرے رب زمین پر کافروں میں سے کوئی باشندہ نہ چھوڑ۔

میں اس دعا کا پس منظر پیش کرنا چاہتا ہوں۔ یہ وہی دعا ہے۔ جو حضرت نوحؑ پر بھی وحی ہوئی۔ اور اس وحی کا قرآن کریم میں ذکر کیا گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جری اللہ فی حلل الانبیاء کے الہام کی بنا پر تھی اور صراحتاً دوسرے الہامات میں بھی نوحؑ کے نام سے پکارے گئے ہیں۔

بظاہر دعا کے الفاظ اس رنگ کے ہیں۔ کہ یہ دعا نہیں بد دعا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے مامورین و مرسلین تو سراسر رحمت ہوتے ہیں۔ میں نے اس دعا کی حقیقت پر جب غور کیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت پر نظر کی۔ تو آپ تو اپنے دشمنوں کے لئے بھی دعا کرتے تھے۔ یہ الگ بات ہے۔ کہ اس دعا کا کیا رنگ ہوتا تھا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا۔ ؎

گالیاں سنکر دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

اور جماعت کو ہدایت کی۔ کہ گالیاں سن کر دعا دو۔ پس اللہ تعالےٰ نے جو آپ پر یہ دعا جو اس سے پہلے حضرت نوحؑ پر وحی ہوئی۔ اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر وحی ہوئی۔ الہاماً نازل کی تو اس کا مقصد بد دعا قطعاً نہیں ہو سکتا۔ آپ اس مقصد عظیم کی تکمیل چاہتے تھے۔ جس کے لئے اللہ تعالےٰ نے آپ کو مامور کیا تھا۔ تا اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال کے تخت پر جن معبودان باطلہ کو جگہ دی گئی ہے۔ ان کو تباہ کر دیا جائے اور قوم میں صلاحیت و انسانیت کی حقیقی روح پیدا ہو۔ اور باخدا قوم بن جاوے۔ اور اس مقصد عظیم کے حصول کی راہ میں جو روک ہو۔ اسے دور کر دیا جاوے۔ اور اس کے اندر یہ مفہوم بھی داخل ہے۔ کہ ایسے لوگوں کے اندر ایسی تبدیلی کر دے۔ کہ وہ کفر کی زنجیروں سے آزاد ہو کر مخلص مومن ہو جاویں۔ اور زمین بجائے کفر کے ایمان سے بھر جائے۔

پھر اس دعا میں ایک تنبیہ ہے۔ کہ جب کوئی قوم فسق و فجور اور کفر میں بڑھ جاتی ہے تو پھر الٰہی قانون یہ ہے۔ کہ اس زمین کو اس بوجھ سے پاک کر دیا جاتا ہے۔ غرض ہر رنگ میں یہ دعا بد دعا نہیں۔ بلکہ دعائے رحمت ہے۔ اور اس الٰہی قانون کی مظہر ہے۔ جو فساق اور کفار کے لئے ایک دائمی سنت اللہ کا رنگ رکھتا ہے۔ میں نے اس دعا کے پس منظر پر غور و فکر کے لئے یہ نوٹ بطور اشارہ لکھا ہے۔ فتدبروا لا تکن من الغافلین۔ (خاکسار عرفانی الاسدی)

احباب اپنے غریب بھائیوں کے لئے پارچات لائیں

ربوہ میں بعض غریب اور بیوہ عورتیں رہتی ہیں۔ اور بعض یتیم بچے تعلیم پاتے ہیں۔ نیز بعض ایسے غرباء ہیں۔ جو باوجود محنت مزدوری کرنے کے اس قدر گنجائش نہیں پاتے۔ کہ موسم سرما میں سردی سے بچاؤ کی صورت کر سکیں۔ میں صاحب استعداد اور مخیر حضرات سے استدعا کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے غریب بھائیوں اور یتیم بچوں اور بیوہ عورتوں کے لئے نئے یا مستعمل پارچات فوراً بھجوا دیں۔ یا پھر جلسہ سالانہ پر ساتھ لائیں۔ اور دفتر پرائیویٹ سکرٹری میں دے کر رسید حاصل کریں۔ (پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ)

ذکرِ حبیبؐ

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کی تقریر (گذشتہ سے پیوستہ)

(مرتبہ مولوی عبدالمجید صاحب سکرٹری تعلیم و تربیت کراچی)

فرمایا۔ دلائل کا زمانہ اب ختم ہو رہا ہے اب جو زمانہ آئے گا۔ وہ عملی تبلیغ کا زمانہ ہوگا لوگ اب یہ دیکھیں گے کہ فلاں خدا کے قرب کا ایک نشان ہے اسی کی طرف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کچھ عرصہ سے جماعت کو خاص طور پر توجہ دلا رہے ہیں اور حضور زور دے رہے ہیں۔ کہ اپنی عملی زندگیوں کو درست کرو۔ اگر ہماری زندگیاں اسلامی رنگ میں ڈھل جائیں تو دلائل کی ضرورت باقی نہ رہے گی۔ مگر اس کے لئے پہلی ضرورت یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں پڑھی جائیں۔ میرا ذاتی تجربہ ہے۔ کہ ان کتابوں کے مطالعہ سے ہی میرے اندر علم اور معرفت کے چشمے پھوٹ نکلے۔ اسی لئے حضورؑ نے فرمایا تھا۔ کہ جو شخص میری کتابوں کا تین مرتبہ کم از کم مطالعہ نہیں کرتا۔ اس کے ایمان کا مجھے خطرہ ہے۔ پس اگر تم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام کی کتب کا باقاعدگی سے مطالعہ جاری رکھوگے۔ تو تمہارے اندر علم و معرفت کی نہریں جاری ہو جائیں گی۔ حضورؑ کی کتابوں کی روشنی میں ہی تمام قرآن مجید کے علوم اور اس کے حقائق و معارف سیکھ سکتے ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ یسرنا القرآن للذکر کہ ہم نے تمہارے لئے قرآن کو آسان کر دیا ہے۔ میرا اپنا عقیدہ یہ ہے کہ علوم عربیہ کا سیکھنا قرآن مجید کے سمجھنے کے لئے بالکل ضروری نہیں۔ یہ سیکنڈری چیزیں ہیں۔ قرآن مجید اللہ تعالیٰ خود سکھاتا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔

اتقوا اللہ ویعلمکم اللہ۔ کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ ہم قرآن کے علوم تمہیں خود سکھائیں گے۔ پس قرآن مجید سیکھنے کے لئے متقی بننا لازمی اور لابدی ہے۔ تقویٰ کی باریک راہوں پر چلو۔ تو قرآن مجید کے علوم تم پر خود بخود کھل جائیں گے۔ قرآن مجید کے پڑھنے کے طریقے خود قرآن نے بتائے ہیں فرمایا۔

والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔ قرآن مجید کا مطالعہ انسان کے اندر دو کیفیتیں پیدا کرتا ہے۔ اول وہ انسان کے دل سے خوف نکال دیتا ہے ایک قرآن مجید کا پڑھنے والا۔ دنیا کی کسی طاقت سے خوف زدہ نہیں ہوتا۔ کوئی قوت اسے مرعوب نہیں کر سکتی۔

لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون کا نقشہ ہوتا ہے۔ دوسرے خوف دور ہونے کے بعد۔ انسان کے اندر فکر کی قوت بڑھتی ہے اور ترقی کرتی ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پچھلا خطبہ اسی مضمون پر ہے۔ جس میں حضور نے سخت تاکید فرمائی ہے۔ کہ کوئی احمدی مرد و زن ایسا نہ رہ جائے۔ جو قرآن مجید کی تعلیم سے بے خبر ہو۔ پس قرآن مجید پڑھو اور خوب غور و خوض سے پڑھو۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ باقاعدگی سے کرو۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ قرآن مجید پڑھو پھر اس کو سیکھو اور پھر اس پر عمل کرو۔ خود پڑھو اور دوسروں کو سمجھاؤ۔ ہر شخص اپنے آپ کو سلسلہ کے کاموں کا ذمہ دار سمجھے۔ سچی ذمہ داری کا احساس پیدا کرو۔ مستقبل قریب میں جو سلسلہ کی شاندار عمارت بننے والی ہے تم لوگ اس کے بنیادی پتھر ہو۔ بنیادی اینٹ کا فخر اسی پر ہے کہ وہ بنیاد میں ہی لگے۔

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج

پر غور کرتے رہو۔ تمہارے اندر کسی قسم کی کجی نہ ہونی چاہیئے۔ تاکہ اس پر مضبوط عمارت کھڑی ہو سکے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی نظم۔

"نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے"

کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھو اور اس کو بار بار پڑھا کرو۔ کہ یہ تمہارا نصب العین ہے۔

یہ سچ ہے کہ ابتداء میں یہ چیزیں محنت و مشقت چاہتی ہیں۔ مگر تم اگر استقلال اور سچے اخلاص سے کوشش کروگے۔ تو ضرور کامیاب ہوگے۔ اور تمہارے اندر تقویٰ کے حصول کے لئے ایک ذوق اور چاشنی پیدا ہوگی۔ جو منزلِ مقصود کے لئے تمہاری رہبری کرے گی۔ اور تمہارے لئے ہر قسم کی راحت اور عزت کے سامان پیدا کرے گی۔ تم آنے والی نسلوں کے باپ ہوگے۔ دنیا تمہارے قدموں کو چومے گی۔

مکہ کے وحشیوں کو

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ سے وہ چیز ملی۔ کہ وہ وحشیوں سے با اخلاق بنے۔ اور با اخلاق انسان سے با خدا انسان بنے۔ اگر تم دنیا کے پیچھے چلوگے۔ تو وہ سایہ کی طرح آگے بھاگے گی۔ مگر اگر تم اس سے منہ موڑوگے۔ تو وہ تمہارے قدموں پر گرے گی۔ پس میرے عزیزو۔ میرے بچو۔ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرو۔ عملی زندگی میں ترقی پیدا کرو۔ مگر اعمال بھی وہ ہوں۔ جو قرآن نے سکھائے۔ تب برکت ہوگی۔

خدا تعالےٰ ترقی کے سامان خود پیدا کر رہا ہے۔ حضرت امیر المومنین کی دعاؤں کا تم مرکز بنے رہو۔ خدا تعالےٰ کے انعامات کی قدر کرو۔ اپنے اندر قربانی کی روح پیدا کرو۔ جس طرح کہ جانور اپنی قربانی پیش کرتا ہے۔ تم بھی اپنے ہاتھ سے اپنی حیوانیت کو ذبح کر دو۔

خدا تعالےٰ نے جو ہمیں امام دیا ہے میرا عقیدہ ہے کہ صدیوں کے بعد ہی۔ ایسے وجود پیدا ہوا کرتے ہیں۔ وہ سوئے ہوئے کو بیدار کر سکتا ہے۔ لیٹے ہوئے کو اٹھا سکتا ہے۔ اور کھڑے ہوئے کو حرکت میں لا سکتا ہے۔

پس میں یہ کہہ کر اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں۔ کہ تمہارا خون تازہ ہے اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرو۔ تاکہ تمہارے ہاتھوں دنیا میں ایک حقیقی اور روحانی انقلاب پیدا ہو۔

ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب کی تقریر

جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کی تقریر کے بعد ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب نے۔ تھوڑے سے وقت میں بورنیو کے حالات سنائے آپ نے فرمایا۔ کہ۔

وقت کی قلت کی وجہ سے میں صرف دو تین باتیں ہی بیان کروں گا۔ سب سے پہلے میں اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے سات سال کے بعد پاکستان میں۔ اور پھر مرکز میں آنے کی مجھے توفیق دی۔ پھر کراچی میں ایسے وقت میں پہنچا کہ حضرت مسیح موعودؑ کے پرانے اور مخلص صحابی۔ جناب شیخ صاحب کراچی میں تشریف فرما تھے۔ بورنیو میں ابتدائی رنگ کی جماعتیں ہیں۔ گویا آدم کے زمانہ کے لوگ ہیں۔ ان کے ملنے سے کوئی سکینت حاصل نہیں ہوتی۔ وہاں کے حالات یہاں کے حالات سے بالکل مختلف ہیں۔ اس لئے سینکڑوں مشکلات درپیش رہتی ہیں۔ پس یہاں کے احباب کو باہر کے مبلغین کو اپنی دعاؤں میں خاص طور پر یاد رکھنا چاہیئے۔

مولوی عبدالواحد صاحب صدیقی کی تقریر

آخر میں مولوی عبدالواحد صاحب صدیقی نے جو اس جلسہ کے صدر تھے۔ ذکر حبیب کے موضوع پر۔ چند دلچسپ واقعات سنائے۔ جن سے حضرت مسیح موعودؑ کی قلبی کیفیت پر روشنی پڑتی ہے آپ نے فرمایا حضرت مسیح موعودؑ ابتداء میں حضرت حکیم حسام الدین صاحب کے مکان پر سیالکوٹ میں قیام فرمایا کرتے تھے۔ حضور جب کچہری سے واپس تشریف لاتے۔ تو سیدھے اپنے کمرہ میں چلے جاتے صرف نمازوں کے اوقات میں باہر آتے۔ چند احباب نے کہا کہ آخر کیا وجہ ہے۔ کہ حضور دوستوں میں نہیں بیٹھتے۔ دیکھنا چاہیئے کہ حضور کیا کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ ہم نے ایک دن آپؑ کے کمرے کی ایک کھڑکی کھلی رہنے دی حضور نے کمرے میں داخل ہوتے ہی دروازہ بند کر لیا۔ اور قرآن مجید کو اپنے ہاتھ میں لے کر گڑگڑا کر دعائیں فرمانے لگے۔ کہ اللہ تعالےٰ تو ہی مجھے قرآن مجید کے علوم سکھا۔ میری طاقت سے باہر ہے کہ میں خود ہی اس کو سمجھ سکوں۔

پس حضور نے قرآن مجید اللہ تعالیٰ سے ہی سیکھا۔ اس میں ہمارے لئے بھی سبق ہے۔ دوسرا واقعہ وہ بیان کرتا ہوں۔ جو حضور نے خود بیان فرمایا۔ حضرت سید عبداللہ صاحب غزنوی علماء میں بڑا اونچا درجہ رکھتے تھے حضورؑ نے فرمایا کہ میں ایک دفعہ امرتسر میں ان سے ملا۔ اور کہا کہ آپ لوگوں کے لئے دعائیں کرتے ہیں میرے لئے بھی دعا کریں۔ مگر میں یہ نہیں بتاؤں گا کہ کس امر کے لئے دعا کی درخواست ہے سید عبداللہ صاحب غزنوی نے فرمایا "بہت اچھا خفیہ داشتن برکت است" حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا۔ ہم یہ بات کہہ کر قادیان واپس آ گئے۔ ہمارا دلی مدعا یہ تھا۔ کہ اسلام روز بروز تنزل میں ہے۔ اللہ تعالےٰ اپنا فضل فرما دے۔ اور ایسے اسباب پیدا کر دے۔ کہ اسلام باطل مذاہب پر غالب آ جائے یہ ہمارا مدعا اور مقصود تھا۔ چند دنوں کے بعد امرتسر سے سید صاحب موصوف کا خط آیا جس میں تحریر تھا۔ "دعا خواہم کرد القا شد۔ وانصرنا علی القوم الکافرین" اور یہ بھی لکھا۔ کہ "دعا کا جواب اس قدر جلد خدا کی طرف سے ملا۔ "ایں از اخلاص شما بینم"۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ سید صاحب یہ بھی فرماتے تھے۔ کہ "ایک بقعۂ نور ستارے کی صورت میں قادیان میں نازل ہوا۔ مگر میری اولاد اس سے محروم رہی"۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنا ایک خواب بھی بیان فرماتے تھے۔ حضورؑ نے فرمایا کہ "ہم نے خواب میں ایک دفعہ سید عبداللہ صاحب غزنوی کو دیکھا۔ اور ان کو خواب میں ہی اپنا خواب سنایا۔ کہ میں دائیں اور بائیں تلوار چلا رہا ہوں۔ دائیں طرف تلوار چلاتا ہوں تو ادھر کے لوگ گر جاتے ہیں اور بائیں طرف تلوار چلاتا ہوں تو اس طرف کے لوگ بھی سب فنا ہو جاتے ہیں۔ سید صاحب نے خواب میں ہی یہ تعبیر بتائی۔ کہ دائیں طرف تلوار چلانے سے یہ مطلب ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ایسے دلائل بینہ عطا کرے گا اور آپؑ کو ایسی علم و فراست دیگا۔ کہ دشمن اس کا جواب نہ دے سکے گا پھر سید صاحب نے فرمایا کہ میں جب دنیا میں تھا۔ تو زمانے کی حالت دیکھ کر یہ یقین کیا کرتا تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ ضرور کسی کو مبعوث فرمائے گا۔ جو اسلام کو از سر نو تازہ کریگا اور تمام داغوں کو جو اسلام پر لگائے گئے ہیں بالکل مٹا دیگا۔

ایک دفعہ حضرت منشی اروڑے خاں صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سوال کیا۔ کہ حضورؑ ایمان کی کتنی قسمیں ہیں۔ حضور نے فرمایا دو قسمیں ہیں۔ ایک تو موٹا ایمان ہے جو دین العجائز ہے۔ جس میں نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ وغیرہ احکام آتے ہیں۔ دوسرا ← قسم [illegible] ایمان کی ہے اور وہ یہ ہے کہ [illegible] ہو جاوے۔ اس کے بعد دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

تحریک جدید میں شمولیت کے متعلق تین اہم ہدایات

(۱) "گو اس تحریک میں شامل ہونا اختیاری ہوگا۔ مگر جو شخص شامل ہونے کی اہلیت رکھنے کے باوجود اس خیال کے ماتحت شامل نہیں ہوگا کہ خلیفہ نے شمولیت کو اختیاری قرار دیا ہے۔ وہ مرنے سے پہلے اس دنیا میں یا مرنے کے بعد اگلے جہان میں پکڑا جائیگا۔"

(۲) "میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ذرہ بھی رکھتا ہے میری اس تحریک پر آگے آئیگا۔ اور وہ شخص جو خدا تعالےٰ کے نمائندہ کی آواز پر کان نہیں دہرتا۔ اُس کا ایمان کھویا جائیگا۔"

(۳) "ہم تو جب بھی کوئی بات کہیں گے محبت اور پیار سے ہی کہیں گے اور اگر اس سے کوئی یہ استدلال کرتا ہے کہ حکم نہیں۔ تو اُسے یاد رکھنا چاہیئے کہ ایسے احکام دینا نہ تو ہمارے اختیار میں ہے۔ اور نہ ہی ہم ایسے احکام کے نفاذ کی طاقت رکھتے ہیں۔ اور ایسے لوگ جو حکم تلاش کرتے ہیں وہ اس جماعت میں داخلہ سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کر سکتے فائدہ وہی حاصل کر سکتا ہے جو محبت کے تعلق کو قائم رکھے۔ اور یہ نہ دیکھے کہ کوئی بات حکماً کہی گئی ہے یا نہیں بلکہ صرف یہ دیکھے کہ جس سے پیار ہے اُس کی بات کو وزن دینا ضروری ہے اور اس کے نقش قدم پر چلنا لازمی ہے۔"

پس اے جماعت کے خوش نصیب مجاہدو! اپنے آقا کی فرمودہ تینوں باتوں کو اچھی طرح پڑھ لو۔ پوری طرح سوچ لو۔ اور بیشتر اسکے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ اس ماہ کے آخر میں اپنے جان نثار اور محبت رکھنے والے غلاموں سے اگلے سال کیلئے قربانیوں کا مطالبہ فرمائیں۔ اس رنگ میں اپنے خادمانہ اور عاشقانہ جذبات دکھلانے کی تیاری کر لو کہ پیارے آقا کے لبوں کی جنبش کے ساتھ ہی والہانہ لبیک سے آسمان پر فرشتوں کو اور زمین پر مخلوق کو حیرت میں ڈالدو۔ اور کوشش کرو۔ کہ کوئی جماعت میں داخل ہونے والا بھائی شمولیت سے محروم نہ رہ جائے۔

اے بلال بکوش شید۔ دبا اے حق بجوش سید!

(وکیل المال ثانی تحریک جدید ربوہ)

پہلا اُنیس ۱۹ سالہ دَور ختم ہو رہا ہے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے منشاء الٰہی کے ماتحت تحریک جدید کا پہلا اُنیس سالہ دَور نومبر ۱۹۳۴ء میں شروع کیا گیا تھا جس سے بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کا جال بچھایا گیا۔ وہ پہلا دَور ختم ہو رہا ہے۔ جن مومنوں نے اس میں متواتر بلا ناغہ اُنیس سال تک اعانت میں مدد کی ہے۔ ان کے نام معہ اُن کی اُنیس سالہ مدد کے ایک رسالہ میں شائع کئے جائیں گے۔ آپ اگر دورِ اوّل کے مجاہد ہیں تو اپنے حساب کا محاسبہ کیجئے۔ کہ اُنیس سال میں سے کوئی سال خالی تو نہیں یا کسی سال کا بقایا تو نہیں۔ اگر ہو تو اسے بھی پورا کر لیں۔ آپ اس موقعہ کو غنیمت سمجھیں۔ یہ وقت پھر ہاتھ نہیں آئیگا۔ اللہ تعالیٰ نے صدیوں کے بعد یہ موقعہ عطا فرمایا ہے۔ نہ صرف پاکستانی جماعتیں اور اُن کے احباب فوری توجہ کر کے اپنا نام فہرست میں درج کرائیں بلکہ بیرونی ممالک کے احباب بھی توجہ کریں۔ ان کو ایک چٹھی کے ذریعہ اطلاع بھی کی گئی ہے۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

الشرکۃ الاسلامیہ کے حصص خریدنے والوں کی خدمت میں گذارش

جن احباب نے "الشرکۃ الاسلامیہ" کے حصے خریدے ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی صاحب ایسے ہیں۔ جنہیں ان کی ادا کردہ رقوم کی رسید نہیں ملی۔ تو وہ دفتر ہذا کو لکھ کر رسید حاصل کر لیں۔ مکرم مولوی ظہور حسین صاحب۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی اور مولوی محمد عطاء اللہ صاحب نے جو رسیدات جاری کی ہیں۔ وہ دفتر ہذا کی رسیدات سمجھی جائیں۔ ابتداء میں الگ رسیدات طبع نہیں ہوئی تھیں۔ اس لئے جس دوست کو رسید نہ ملی ہو۔ وہ اب دفتر میں اطلاع دے کر حاصل فرمالیں۔ نیز اس دفتر کو "الشرکۃ الاسلامیہ" ہی کے متعلق تحریر فرمائیں۔ ریڈی اور نٹیل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن" دوسری کمپنی ہے۔ جس کا تعلق تحریک جدید سے ہے۔ (انچارج صیغہ تالیف و تصنیف تحریک جدید ربوہ)

اچھی مائیں!

اولاد کے متعلق والدین پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ ماں باپ کا فرض ہے۔ کہ اولاد کی تربیت اسلامی تعلیم کے مطابق کر کے انہیں صحیح اسلامی رنگ میں رنگین کریں۔

اولاد مستقبل کی ضامن اور محافظ ہوتی ہے۔ انہی چھوٹے بچوں نے بڑے ہو کر قومی ذمہ داریوں کو سنبھالنا ہے۔ اگر ان کی تربیت صحیح رنگ میں ہوگی۔ تو قوم کا مستقبل شاندار ہوگا۔ پس اولاد کی تربیت ایک نہایت ضروری اور نازک ذمہ داری ہے جو ہم پر عائد ہوتی ہے۔

تربیت اولاد کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے نے ایک نہایت مفید اور قیمتی مضمون تحریر فرمایا ہے۔ صیغہ نشر و اشاعت کی درخواست پر آپ نے از راہ عنایت یہ مضمون اس صیغہ کو اشاعت کے لئے عطا فرمایا۔ چنانچہ یہ مضمون بعنوان "اچھی مائیں" تربیت اولاد کے متعلق دس سنہری گر" شائع ہو چکا ہے۔

اب یہ آپ کا فرض ہے۔ کہ اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کریں۔ اور ان مفید اور اہم نصائح پر عمل کریں۔ اور ان کے مطابق اپنے بچوں کی صحیح رنگ میں تربیت کریں۔

قیمت فی نسخہ ۲؍ علاوہ محصول ڈاک ۔ ملنے کا پتہ:۔ دفتر نشر و اشاعت ربوہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا

جماعت کے نام ضروری ارشاد

(۱) "اپنا روپیہ امانت تحریک جدید میں رکھوائیں۔ امانت تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے۔ اور خدمت دین بھی ہے۔"

(۲) "میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں۔ ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر میں خود حیران ہو جایا کرتا ہوں۔ اور سمجھتا ہوں۔ کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے۔ کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے حیران ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈال دینے والے ہیں۔" (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

ضروری یاد داشت:۔

امانت ذاتی اور امانت تحریک جدید دو علیحدہ علیحدہ امانتیں ہیں۔ دوست امانت تحریک جدید میں روپیہ جمع کراتے وقت امانت تحریک جدید کے الفاظ ضرور یاد رکھیں۔

امانت دہندگان کی سہولت کے لئے

لاہور یا کراچی کے دوست تحریک جدید کی رقوم نیشنل بنک آف پاکستان کراچی لائیڈز بنک لاہور یا حبیب بنک لاہور میں جمع کرا سکتے ہیں بنک کی رسید ہمیں بھجوا دیں تو ہم ان کے حساب میں رقم جمع کر لیں گے مزید تفصیل معلوم کرنے کے لئے دفتر امانت تحریک جدید ربوہ سے خط و کتابت کریں۔ (افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

نقد و نظر:۔

تبصرہ — مولانا مودودی صاحب نے تحقیقاتی عدالت میں جو تحریری بیان اور صدر انجمن احمدیہ نے اس بیان کا جو جواب عدالت مذکور میں داخل کیا ہے۔ سید محمد سعید سلیم دار التجلید اردو بازار لاہور نے دونوں کو ایک ہی جگہ کتابی صورت میں تبصرہ کے نام سے شائع کیا ہے۔ کل صفحات ۱۰۴ ہیں لکھائی چھپائی عمدہ اور صاف۔ کاغذ معمولی۔ ٹائٹل رنگین اور خوبصورت قیمت پندرہ آنے فی کاپی۔ ناشرین سے اور احمدیہ ہال کراچی سے خریدیں۔

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی کاروائی

خواجہ نذیر احمد کے بیان کا بقیہ حصہ

گذشتہ سے پیوستہ اشاعت میں سول اینڈ ملٹری گزٹ کے بورڈ آف ڈائرکٹرز کے چیرمین خواجہ نذیر احمد صاحب کے بیان کا ایک حصہ درج کیا جاچکا ہے۔ اس کا باقی حصہ درج ذیل ہے:۔

سوال:۔ جماعت اسلامی کے وکیل مسٹر نذیر احمد نے اپنی جرح جاری رکھتے ہوئے خواجہ صاحب سے سوال کیا۔ کہ کیا مولانا مودودی نے گفتگو کے دوران میں کسی خاص مضمون کا ذکر کیا تھا۔ جو قادیانیوں کی حمایت میں سول اینڈ ملٹری گزٹ میں شائع ہوا تھا؟

جواب:۔ جی نہیں۔

سوال:۔ آپ سول اینڈ ملٹری گزٹ میں قادیانی احمدیوں کی حمایت کب سے کر رہے ہیں؟

جواب:۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ میں نے خود صرف ایک مضمون "دی سیل آف پرافٹ ہڈ" (مہر نبوت) کے عنوان سے لکھا۔ جو ۱۹۵۲ء میں شائع ہوا تھا۔ درحقیقت یہ کہنا صحیح نہیں ہے۔ کہ سول اینڈ ملٹری گزٹ قادیانی احمدیوں کے حق میں لکھ رہا تھا۔ لیکن یہ درست ہے کہ اخبار ان نام نہاد علماء کے خلاف لکھ رہا تھا۔ جنہوں نے ذاتی اغراض کے لئے اس مسئلہ کو پیش کر دیا تھا۔

خواجہ صاحب نے کہا۔ کہ مولانا مودودی سے میری یہ گفتگو غالباً فروری ۱۹۵۲ء کے آخر میں ہوئی تھی۔ لیکن میں صحیح تاریخ نہیں بتا سکتا۔

سوال:۔ رسالہ "قادیانی مسئلہ" کو دیکھئے۔ (دستاویز ڈی۔ ای ۱۶۴) اور یہ تبلایئے کہ کیا اس سے یہ معلوم نہیں ہوتا۔ کہ وہ ۵ مارچ ۱۹۵۳ء کو طبع ہوا تھا۔

جواب:۔ آپ مجھے دستاویز دکھا رہے ہیں اس کا سرورق موٹا گلابی رنگ کا ہے۔ لیکن جیسا کہ میں آپ سے پہلے ہی کہہ چکا ہوں۔ جو رسالہ میں نے دیکھا تھا۔ اس کا سرورق پتلا اور گلابی رنگ کا تھا۔ رسالے کی شکل میں شائع ہونے والا "قادیانی مسئلہ" جو ترجمان القرآن میں شائع ہوا تھا۔ اردو میں تھا۔

سوال:۔ اگر میں آپ سے کہوں۔ کہ ترجمان القرآن کے جس شمارے میں قادیانی مسئلہ شائع ہوا تھا۔ وہ ۴ مارچ ۱۹۵۳ء کو مرکنٹائل پریس بھیجا گیا۔ تو آپ اس دعوے کی تردید کریں گے؟

جواب:۔ یہ تمام جعلی ثبوت میرے اس یقین پر اثر انداز نہیں ہو سکتے۔ کہ میں نے آخر فروری ۱۹۵۳ء کے لگ بھگ "قادیانی مسئلہ" پڑھا تھا۔ میں نے مولانا مودودی سے اپنی گفتگو کے دوران میں اس "قادیانی مسئلہ" کا ذکر کیا تھا۔ جو رسالے کی شکل میں شائع ہوا تھا۔ میں نے اس "قادیانی مسئلہ" کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ جو ترجمان القرآن میں پڑھا تھا۔

س۔ میں آپ سے کہتا ہوں کہ آپ دیانتداری پر مبنی غلطی میں مبتلا ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ آپ نے مولانا مودودی سے ۲۰ مارچ ۱۹۵۳ء کے لگ بھگ ملاقات کی تھی۔

ج۔ جی نہیں اس بارے میں کوئی غلطی نہیں ہو سکتی۔ پہلے جس واقعہ کا ذکر کیا تھا وہ ۲۰ مارچ ۱۹۵۳ء کے لگ بھگ پیش نہیں آ سکتا تھا کیونکہ پینے دھمکی کے متعلق وزیر اعلیٰ مارشل لاء کے نفاذ سے قبل ملاقات کی تھی۔ اس کے علاوہ مارشل لا کے شروع ہونے کے بعد مولانا مودودی کو یہ دعوت نہیں دے سکتا تھا۔ کہ وہ ایک مضمون میں حکومت پر نکتہ چینی کریں۔ اور میں اسے شائع کر دوں گا۔

س۔ آپ نے مولانا مودودی سے گفتگو کے دوران میں جب زنا بالجبر آتش زنی اور لوٹ مار کا ذکر کیا تھا تو آپ کے ذہن میں کونسے واقعات تھے؟

ج۔ میں مارچ کے پہلے ہفتہ میں کراچی گیا تھا۔ جہاں میں نے دس پندرہ روز قیام کیا تھا۔ میرے کراچی کے دوران قیام ہی میں مارشل لا نافذ کر دیا گیا تھا۔ کراچی روانہ ہونے سے پہلے مجھے معلوم ہوا تھا کہ لوگوں کو زندہ جلا دیا گیا ہے زنا بالجبر کے واقعات کی خبر بھی میں نے کراچی جانے سے پہلے سنی تھی۔ لوٹ مار کے واقعات ان دنوں لاہور میں بہت عام تھے۔ زنا بالجبر کا ایک واقعہ وسن پورہ میں ہوا تھا۔

خواجہ صاحب نے کہا کہ میں اس کی تاریخ نہیں بتلا سکتا۔ نہ اس کے متعلق مزید تفصیلات یا ان واقعات کی صحیح تاریخیں بتلا سکتا ہوں۔

س۔ سرکاری طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ ایسے واقعات ۴ مارچ کو یا اس کے بعد پیش آئے تھے کیا یہ درست ہے۔

ج۔ میں اب بھی یہی کہوں گا کہ جو کچھ کہتا ہوں ٹھیک ہے۔ یعنی مذکورہ واقعات ۴ مارچ سے پہلے پیش آئے تھے۔

گواہ نے کہا کہ میں مارچ کے پہلے ہفتہ کے کسی دن کراچی گیا تھا۔

س۔ زنا بالجبر، قتل، آتش زنی اور لوٹ مار کے واقعات کی اطلاع آپ کو کہاں سے ملی تھی؟

ج۔ ایک ایسے آدمی کی حیثیت سے جسکا اخبار سے تعلق ہے۔ میں نے پنجاب میں پیش آنے والے واقعات کی تصدیق کرنے کی کوشش کی تھی۔ اور انہیں مساعی کے دوران میں مجھے ان تمام واقعات کا علم ہوا۔

س۔ آپ کو یہ اطلاع کہاں سے ملی تھی کہ مولانا غلام محی الدین قصوری کا مکان جلانے یا لوٹ لینے کے لئے چن لیا گیا تھا۔

ج۔ خود مولانا غلام محی الدین صاحب سے۔ میں آپ کو یہ نہیں بتلا سکتا کہ کس تاریخ کو ان کا مکان لوٹنے یا جلانے کے لئے چنا گیا لیکن ایسا جولائی کی پہلی تحریک کے کچھ بعد اور فروری ۱۹۵۳ء کی دوسری تحریک سے قبل کیا گیا تھا۔

گواہ نے کہا کہ مولوی صاحب نے اپنے مکان کے متعلق اس بات کا ذکر بار روم میں بات کرتے ہوئے مذکورہ مدت کے دوران میں کیا تھا

س۔ مولانا نے گفتگو کے دوران میں کیا ان تین نکات کا کوئی حوالہ دیا تھا۔ جو انہوں نے اپنے تحریری بیان میں لکھے ہیں۔

ج۔ جی نہیں صرف اس بات کے سوا جو میں پہلے نماز جنازہ کے بارے میں کہہ چکا ہوں۔

س۔ کیا مولانا نے آپ سے کہا تھا کہ مرزا بشیر الدین محمود کے جواب مکمل طور پر اطمینان بخش نہیں اور مزید تشریح ضروری ہے؟

ج۔ انہوں نے مجھ سے کہا تھا کہ بیان میں بعض باتیں ایسی ہیں جو دل میں رکھ لی گئی ہیں۔ میں نے مولانا کو ایک مثال بتائی۔ رسول اللہ صلعم کے سامنے اس الزام میں ایک شخص کو پیش کیا گیا تھا۔ کہ وہ کلمہ تو پڑھتا ہے لیکن اس پر اس کا عقیدہ نہیں ہے لیکن رسول اقدس نے فرمایا کہ الزام لگانے والا اس کے دل کو کس طرح دیکھ سکتا ہے

آپ نے کہا کہ میں نے مولانا کو یاد دلایا کہ مرزا بشیر الدین محمود نے غیر مبہم الفاظ میں رسول اکرم کو خاتم النبیین اور آخر الانبیاء تسلیم کر لیا ہے۔

میں نے مولانا سے یہ بھی کہا تھا کہ مرزا بشیر الدین محمود نے مسلمان کی تعریف یہ کی ہے۔ کہ ایسا شخص جو مسلمان ہونے کا دعویدار ہو؛

میں نے مولانا سے دریافت کیا کہ وہ (اس) اعلان کے بعد دل میں باتیں رکھنے کا سوال کیوں اٹھا رہے ہیں۔

مولانا مودودی کا بیان

س۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ مولانا نے درحقیقت یکم مارچ کو تمام غنڈہ گردی کی مذمت کی تھی؟

ج۔ اس سوال سے واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ مولانا سے میری ملاقات یکم مارچ سے پہلے ہوئی تھی۔ مجھے کسی ایسے بیان کا علم نہیں۔ جو مولانا نے مذکورہ تاریخ کو دیا ہو۔

س۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ مولانا اور مجلس شوریٰ اس معاملہ میں حکومت کی مذمت کرتے رہے تھے؟

ج۔ وہ ہمیشہ سے پاکستان اور اس کی حکومت کی مذمت کرتے رہے ہیں۔

س۔ کیا آپ کو اس بات کا علم ہے۔ کہ ۵ مارچ کو گورنر نے لاہور کے ممتاز باشندوں سے کہا تھا کہ وہ ایک اپیل پر دستخط کریں۔ جس میں امن کے لئے اپیل کی گئی تھی۔ اور غنڈہ گردی کی مذمت کی گئی تھی۔ لیکن کوئی شخص اس اپیل کی حمایت پر تیار نہ ہوا

ج۔ جی ہاں میں نے سنا ہے کہ مولانا مودودی نے گورنمنٹ ہاؤس میں کہا تھا۔ کہ وہ تحریک کو روک سکتے ہیں۔ بشرطیکہ تین مطالبات منظور کر لئے جائیں؛

میں نے یہ بھی سنا ہے کہ اس موقعہ پر راجہ حسن اختر نے کہا تھا کہ مطالبات اگر منظور نہ کئے گئے۔ تو حکومت کے خلاف انہیں طاقت استعمال کرنی ہوگی؛

میرا یہ بھی خیال ہے۔ کہ ان تقریروں کے بعد کوئی شخص اپیل پر راضی نہیں ہوا۔

س۔ کیا آپ کو معلوم ہے۔ کہ ۱۹۵۳ء سے قبل مولانا نے انجمن تحفظ اخلاق عامہ کے نام سے ایک انجمن بنائی تھی۔ جس کا مقصد عوام کی اخلاقی اصلاح اور تمام غنڈہ گردی کی مذمت کرنا تھا؟

ج:۔ جی نہیں۔

س۔ کیا آپ کو معلوم ہے۔ کہ "تسنیم" نے جو جماعت اسلامی کے نظریات کی نمائندگی کرتا ہے۔ اوائل مارچ کے ایک شمارے میں غنڈہ گردی کی علانیہ طور پر مذمت کی تھی؟

ج:۔ میں نے تسنیم کبھی نہیں پڑھا۔

س:۔ کیا آپ کو علم ہے۔ کہ پانچ ایڈیٹروں نے جن میں تسنیم کے مدیر نصر اللہ خاں عزیز بھی شامل تھے۔ ۴ مارچ کو ایک پریس نوٹ میں غنڈہ گردی کی مذمت کی تھی؟

ج:۔ جی نہیں۔ لیکن اس تاریخ کو جماعت اسلامی کو ایک صفائی تلاش کرنے کی ضرورت پیش آئی تھی۔

س:۔ آپ نے کراچی کے "سربرآوردگان" سے کب ملاقات کی تھی؟

ج:۔ میں یقین کے ساتھ تاریخ نہیں بتلا سکتا۔ لیکن میری یہ ملاقات مولانا مودودی سے گفتگو کے بعد اور دوسری بار ربوہ جانے سے قبل ہوئی تھی

عدالت کے نام تار:۔

عدالت نے اسی وقت موصول ہونے والے ایک تار کی بنیاد پر ان سے کہا۔ کہ براہ مہربانی یہ بتلایئے۔ کہ کیا آپ کے والد نے ۱۹۲۳ء یا ۱۹۲۴ء میں حسب ذیل الفاظ لکھے تھے؟

"اسلام میں کوئی فرقہ نہیں ہے۔ کوئی فرقہ اگر ہے تو وہ قادیانی ہیں۔ جو مرزا صاحب کو پیغمبر مانتے ہیں۔ اور ایران کے بہائی ہیں۔ یہ فرقے اسلام کے دائرہ سے باہر ہیں"۔

ج:۔ جی نہیں۔ میں اس زمانے میں انگلستان میں تھا۔ میرے والد نے "نو سکٹ ان اسلام" (اسلام میں کوئی فرقہ نہیں ہے) کے نام سے ایک کتاب لکھی تھی۔ اس کے آخر کے قریب انہوں نے لکھا ہے۔ کہ قادیانی احمدیوں کا اگر یہ عقیدہ ہے۔ کہ ہمارے رسول اقدس آخری نبی نہیں۔ اور مرزا غلام احمد صاحب بھی پیغمبر تھے۔ تو احمدیوں کے اس طبقے کی حیثیت یقیناً اسلام میں ایک فرقے کی ہوگی۔

(باقی مسلسل ملک پر)

اپنی جرح دوبارہ شروع کر کے مسٹر نذیر احمد نے گواہ سے پوچھا کہ کیا آپ اندازاً وہ تاریخ بتا سکتے ہیں جب آپ نے کراچی میں سربرآوردہ شخصیت سے ملاقات کی تھی۔

ج۔ میں نے مارشل لا کے نفاذ سے دو تین دن پہلے ملاقات کی تھی۔

س۔ کیا آپ نے اس سربرآوردہ شخصیت سے ملاقات کی خود کوشش کی تھی؟

ج۔ جی ہاں۔

س۔ اس سربرآوردہ شخصیت سے آپ کی ملاقات کا کیا مقصد تھا؟

ج۔ ان کو پنجاب کے واقعات سے باخبر کرنا۔ ان سے اپنی گفتگو کے دوران میں مرزا بشیر الدین کے ۲۳ فروری کے بیان کا کوئی ذکر کیا گیا تھا۔

س۔ کیا اس سربرآوردہ شخصیت نے کہا تھا کہ یہ عین ممکن ہے کہ صورت حال کو وہ یہ اصلاح کر دے گی؟

ج۔ انہوں نے صرف یہ کہا تھا کہ ان کے مجوزہ نہج پر مرزا بشیر الدین محمود سے ایک اور بیان حاصل کر لیا جائے۔

س۔ کراچی سے آپ لاہور کب آئے تھے؟

ج۔ مارچ میں۔ میں آپ سے صحیح تاریخیں تو نہیں بتلا سکتا۔ لیکن میری واپسی مارشل لا کے نفاذ کے تقریباً دس روز بعد ہوئی تھی۔

قابل تعریف مقصد:۔

س:۔ آپ کیا اس وقت بھی اپنے اس قابل تعریف مقصد کو حاصل کرنے کیلئے متمنی تھے کہ احمدیوں اور عام مسلمانوں کے درمیان خلیج کم ہو جائے؟

ج:۔ ملا مارے خاموش ہو گیا تھا۔

س:۔ آپ کے سمجھوتے کی کوشش کے دوران میں کیا مولانا مودودی کو اہم حیثیت نہ دی تھی؟

ج۔ مولانا تمام جھگڑے کے ذمہ دار تھے۔ ان کا مقصد یہ تھا کہ وہ پاکستان کے امیر المومنین بن جائیں۔ تحریک کی حمایت کرنے والا ہر عالم دولت یا سیاسی اقتدار حاصل کرنے کی فکر میں تھا۔

س:۔ سول اینڈ ملٹری گزٹ کے حصول کی خریداری

ج:۔ میرے اور ایک بار ہے کیونکہ میں اپنی جیب سے اس پر چار لاکھ سے زائد خرچ کر چکا ہوں۔

س:۔ میں آپ سے کہتا ہوں کہ کراچی میں سربرآوردہ شخصیت سے مارچ ۱۹۵۳ء میں ملاقات کے بعد آپ نے مولانا مودودی سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی اور آپ نے ان سے ان معاملات پر تبادلہ خیال کیا اور میٹنگ کی ۔ مختصر ایک ہی ہوئی بات ہے؟

ج:۔ جی نہیں۔ انہوں نے میری ملاقات کے بارے میں اپنے تحریری بیانات میں جو کچھ کہا ہے وہ سب غلط ہے۔

س:۔ کیا آپ کے اور مولانا مودودی کے تعلقات میں نظریات کا کوئی سفر آجاتا ہے؟

ج:۔ نہیں۔ اس سلسلے میں میرے جذبات بہت سخت ہیں۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان پر یہ ساری مصیبت مولانا مودودی سے ہی ہیں۔

س:۔ اگر مولانا مودودی نے کسی قابل ستائش بات پر غور کرنے کے لئے آپ کو بلایا ہوتا تو کیا آپ وہاں نہ جاتے؟

ج۔ اس خاص واقعہ میں ان کا مقصد قابل ستائش نہیں تھا۔ انہیں یہ بھی علم تھا۔ کہ میں انہیں پاکستان کا دشمن سمجھتا ہوں۔ اور اگر وہ مجھ سے کوئی بات کرتے۔ تو میں اس پر سوچ سمجھ کر ہی یقین کر سکتا تھا۔

سوال:۔ مولانا مودودی کے متعلق یہ سب کچھ جانتے ہوئے بھی آپ نے ان کے پیچھے نماز کیوں پڑھی؟

ج:۔ میں ہر کلمہ گو کے پیچھے نماز پڑھنے کو تیار ہوں۔

س:۔ اگر مقصد ان جماعتوں کے ساتھ سمجھوتہ کرنا تھا جس سے پنجاب میں وہ صورت حال پیدا ہوئی تھی۔ تو کیا اس سلسلہ میں مولانا مودودی سے مشورہ کرنا اہم نہیں تھا؟

ج۔ ان سے مشورہ کرنا یقیناً اہم ہوتا۔ اگر وہ مخلص ہوتے۔

کراچی سے اپنی واپسی کے بعد میں گورنر کے پاس اد فاطمی دستہ مانگنے گیا تھا۔

س:۔ یہ بات آپ نے کراچی سے واپسی کے کتنی دیر بعد کہی ہے؟

کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟

ج۔ غالباً میری واپسی کے ہفتہ عشرہ بعد کی۔

سوال:۔ میں آپ سے کہتا ہوں کہ آپ مولانا مودودی سے ملاقات کے چھ سات دن بعد فوجی حکام سے ملنے گئے تھے؟

ج:۔ یہ غلط ہے۔

س:۔ میں آپ سے کہتا ہوں کہ کراچی کی سربرآوردہ شخصیت کی طرف سے آپ کو مرزا بشیر الدین محمود احمد کی جانب سے ۲۳ فروری کو ایک ایسا بیان دلانے کو کہا گیا۔ جس سے مزید وضاحت ہو سکے۔ تو آپ نے مولانا مودودی سے ملنا بھی بہتر سمجھا۔ اور اسی لئے آپ ذاتی طور پر انہیں ۲۰ مارچ ۱۹۵۳ء کو ملنے بھی گئے۔

ج۔ نہیں۔ یہ سب غلط ہے۔

س:۔ کیا یہ درست ہوگا۔ اگر میں یہ کہوں کہ آپ مولانا مودودی کے خیالات کے سخت خلاف ہیں۔

ج:۔ ہاں۔ میں ان کے سیاسی عزائم کے خلاف ہوں۔

س:۔ کیا آپ ان کے اسلامی ریاست کے نظریے سے متفق ہیں؟

ج:۔ میں نے اس کے متعلق کبھی سوچنے کی زحمت گوارا نہیں کی۔ کیونکہ مودودی صاحب کے نزدیک سیاسی طاقت کے حصول کا ذریعہ تلوار ہے۔

مودودی کے عزائم:۔

س:۔ کیا آپ مولانا مودودی کے عزائم کو شکست دینا حب الوطنی کے مترادف سمجھتے ہیں؟

ج:۔ اگر ان کے عزائم ملک کے مفاد کے منافی ہوں گے۔ تو ان کے خلاف لڑنا ہمارا فرض ہے۔

س:۔ مولانا مودودی کو آپ جس قسم کا بد اندیش آدمی سمجھتے ہیں۔ کیا اس کے پیش نظر آپ ایسے آدمی کو تباہ کرنے کے لئے ہر بات کر گزرنے کو تیار ہوں گے؟

ج:۔ میں نے مولانا کو کبھی بد اندیش نہیں کہا۔

س:۔ کیا آپ اس قسم کے عزائم رکھنے والے آدمی کے خلاف گواہی دیں گے؟

ج:۔ مجھے قانون کی طرف سے کسی طاقت کے استعمال کی اجازت نہیں ہوگی۔

اس موقع پر عدالت نے گواہ سے پوچھا۔ اگر آپ یہ سمجھیں کہ مولانا مودودی کے خلاف عدالت میں بیان دے کر آپ ان کے عزائم کو ناکام بنا سکتے ہیں۔ تو کیا آپ عدالت میں جھوٹا بیان دے دیں گے؟

گواہ نے جواب دیا۔ ہرگز نہیں۔

چودھری نذیر احمد کے اس سوال پر کہ کیا انہیں علم تھا۔ کہ جماعت اسلامی ایک آئینی جماعت ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ اس کی طرف سے کوئی غیر آئینی چیز نہیں ہونی چاہیئے۔ گواہ نے جواب دیا۔ یہ جماعت عام مفہوم میں تو آئینی نہیں۔ لیکن اس لحاظ سے ضرور آئینی ہے۔ کہ ضرورت پیش آنے سے قبل ہی اس نے کابینہ بنا لی تھی۔

س:۔ آپ نے جس غنڈہ گردی کا ذکر کیا ہے کیا آپ نے بھی اس کی مذمت کی تھی؟

ج:۔ ہاں۔ لیکن صرف اپنے دل میں اور اپنے دوستوں سے گفتگو کے دوران میں۔ میں پبلک آدمی نہیں ہوں۔

س:۔ ''سول اینڈ ملٹری گزٹ'' کے متعلق کیا خیال ہے؟

ج:۔ وہ نائب ایڈیٹر کا کام تھا۔

احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کی طرف سے مسٹر فتح محمد ٹوانہ کی جرح کے جواب میں خواجہ صاحب نے کہا۔ کہ اصطلاحی معنی میں نبی کو وحی النبوۃ کا حامل ہونا چاہیئے۔ ایسا نبی معصوم ہوتا ہے۔ بعض انبیاء شریعت لیکر آتے ہیں۔ اور بعض اللہ تعالیٰ کی طرف سے دوسری ہدایات لیکر آتے ہیں۔

مسلمان کی تعریف:۔

گواہ سے جب لفظ "مسلمان" کی تعریف کرنے کو کہا گیا۔ تو انہوں نے جواب دیا۔ یہ تعریف قرآن کریم اور احادیث میں موجود ہے۔ (سورۃ البقر کی آیت ۱۳۶ اور سورۂ آل عمران کی آیات ۸۴، ۸۵ کا علامہ عبداللہ یوسف علی کا کیا ہوا ترجمہ پیش کیا گیا) (البقر کی آیت ۱۳۶ کا اردو ترجمہ حسب ذیل ہے) "ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور اس وحی پر ایمان رکھتے ہیں۔ جو اس نے ہماری طرف بھیجی۔ اور اس وحی پر بھی جو ابراہیم اسحاق یعقوب اور ان کی اولاد پر نازل ہوئی۔ اور جو موسیٰؑ اور عیسیٰؑ پر نازل ہوئی۔ اور جو تمام انبیاء پر ان کے رب کی طرف سے نازل ہوئی۔ ہم ان کے بارے میں ایک دوسرے کے متعلق کوئی فرق نہیں کرتے۔ اور ہم اللہ تعالیٰ کے آگے سر تسلیم خم کرتے ہیں۔

گواہ نے کہا۔ سورہ آل عمران کی آیت ۸۴ میں مسلمان کی جو تعریف کی گئی ہے۔ وہ سورۂ البقر کی آیت ۱۳۶ کی تعریف سے ہوبہو ملتی ہے۔ فرق صرف اتنا ہے۔ کہ پہلی آیت میں "قل" (کہو) کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ دوسری میں "قولو" (کہو) کا۔ سورہ آل عمران آیت ۸۵ میں صرف یہ کہا گیا ہے۔ کہ جن لوگوں کا وہ عقیدہ نہیں۔ جو اس سے پہلی آیت میں مذکور ہوا۔ وہ دائرہ اسلام میں شامل نہیں۔ گواہ نے یہ بھی کہا۔ رسول اکرمؐ نے فرمایا۔ جو لوگ ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں۔ نماز میں ہمارے قبلہ کی طرف رخ کرتے اور ہمارا ذبیحہ کھاتے ہیں۔ مسلمان ہیں۔ میرے نزدیک ہر وہ شخص مسلمان ہے جو کلمہ پڑھے۔ اور اس کے مطالب پر ایمان لائے۔

مرزا صاحب نے اپنے لئے نبی کا لفظ کبھی غیر مشروط طور پر استعمال نہیں کیا۔ یہ لفظ انہوں نے اپنے لئے صرف اس وجہ سے استعمال کیا۔ کہ وہ کہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے "محدث" کی بجائے یہی لفظ استعمال کیا ہے۔

عدالت نے جب خواجہ نذیر احمدؐ سے یہ بتانے کو کہا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مرزا صاحب کو نبی کے لفظ سے کس طرح خطاب کیا۔ تو انہوں نے یہ جواب دیا۔ کہ یہ تخاطب الہام کے ذریعے ہوا ہوگا۔ لیکن میں یہ نہیں بتلا سکتا۔ کہ الہام ہوتا کیونکر ہے۔

گورنر سے ملاقات:۔

اس کے بعد مسٹر دولتانہ کے وکیل مسٹر یعقوب علی نے گواہ پر جرح کی۔ اور ان سے وہ تاریخ بتانے کو کہا۔ جب وہ گورنر سے ملے تھے۔ گواہ نے کہا۔ میں تاریخ تو نہیں بتا سکتا۔ لیکن یہ سردیوں کی بات ہے۔ انہوں نے کہا۔ جب میں دوسری دفعہ گورنر سے ملا ہوں۔ اس وقت دولتانہ وزارت مستعفی ہو چکی تھی۔

سوال:۔ ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی لاہور کب آئے تھے؟

جواب:۔ میرا خیال ہے، کہ وہ یہاں سردیوں میں آئے تھے۔

سوال:۔ میں آپ سے کہتا ہوں، کہ ڈاکٹر صاحب اخباروں کی نمائش کے سلسلہ میں جولائی یا اگست میں یہاں آئے تھے؟

جواب:۔ میں اس کی تردید شاید نہ کر سکوں۔ لیکن میری یادداشت جہاں تک کام کرتی ہے یہ غلط ہے۔

سوال:۔ ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی لاہور کیوں آئے تھے؟

جواب:۔ مجھے معلوم نہیں۔

سوال:۔ وہ کونسے اخبارات تھے جن میں ایسے مقالات شائع ہوئے۔ جن کے متعلق آپ کا کہنا ہے کہ ان کے رموز اوقاف تک یکساں تھے؟

ج:۔ "احسان" "زمیندار" "آفاق" "تسنیم" اور "مغربی پاکستان"

گواہ سے پوچھا گیا۔ کہ کیا آپ وہ اخبارات تلاش کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے وہ ڈھونڈنے پڑیں گے۔ اس قسم کے تمام اخبارات میں نے اکٹھے کر کے فائل کی شکل میں مسٹر گورمانی کو دیئے تھے۔

گواہ نے پھر رضا کارانہ طور پر کہا۔ کہ لاہور میں ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی نے ایک پریس کانفرنس بلائی تھی۔ جس میں دوسرے لوگوں کے علاوہ مسٹر حمید نظامی۔ میر نور احمد اور سول اینڈ ملٹری گزٹ کے مسٹر یعقوب خاں نے شرکت کی تھی۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ جن مقالات کا میں نے ذکر کیا ہے۔ ان کی ذمہ داری کا الزام میر نور احمد پر لگایا گیا تھا۔ جن مقالات کے متعلق خیال ہے۔ کہ میر نور احمد نے لکھے ہیں۔ وہ جولائی سے لے کر اکتوبر ۱۹۵۲ء تک چھپے ہیں۔ میں نے ان میں سے خود بھی کچھ مقالات دیکھے تھے۔ ان سب کا تعلق تحریک ختم نبوت سے تھا۔

سوال:۔ کیا آپ ان مقامات کا سراغ لگا سکتے ہیں؟

جواب:۔ یقیناً اگر مجھے اس وقت کے پرچوں کو دیکھنے کا کوئی موقعہ دیا جائے۔ جہاں تک مجھے علم ہے۔ میر نور احمدؐ نے محقق کے نام سے تحریک ختم نبوت پر کوئی مقالہ نہیں لکھا تھا۔

عدالت نے انہیں یاد دلایا۔ کہ انہوں نے اپنی گواہی میں کہا ہے۔ انہیں "محقق" کا ابھی تک ایک مقالہ یاد ہے۔ گواہ سے پوچھا گیا۔ آپ عدالت کو بتا سکتے ہیں۔ کہ وہ مقالہ کیا تھا؟

گواہ نے کہا۔ کہ وہ مقالہ مرکز اور صوبے کے درمیان ایک غلط فہمی سے متعلق تھا۔

وکیل کی طرف سے مزید جرح کے جواب میں گواہ نے کہا۔ انہیں یاد نہیں۔ کہ ان مقالات کا لکھنے والا کون تھا۔ جن کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ ان کا ماخذ ایک ہی تھا۔ میں نے اپنی گواہی میں یہ نہیں کہا کہ یہ مقالات میر نور احمد نے خود لکھے تھے۔ میں نے یہ کہا تھا۔ کہ وہ ان مقالات کے ذمہ دار ہیں۔ میر نور احمد کے تحت جو محکمہ تھا وہ سارے کا سارا احمدیوں کے خلاف تحریک کے لئے کام کر رہا تھا۔ گواہ نے کہا کہ چونکہ ان تمام مقالات کا منبع محکمہ تعلقات عامہ تھا۔ اس لئے میر نور احمد کو اس معاملے کا علم لازماً ہونا چاہیئے۔

س:۔ آپ کو یہ کیسے علم ہے۔ کہ ان مقالات کا منبع ڈائرکٹر تعلقات عامہ کا دفتر ہے؟

ج:۔ یہ میری اطلاع ہے۔ اور اس کی تصدیق میر نور احمد نے ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی کے سامنے کی تھی۔

اخبار کے دفتر میں جو اطلاع آگئی تھی۔ اس سے میں قائل ہو گیا تھا کہ ڈائرکٹر تعلقات عامہ ان مقالات کے ذمہ دار ہیں۔

س:۔ "سول اینڈ ملٹری گزٹ" میں یہ اطلاع کون لایا تھا؟ ج:۔ میں خود اس کے متعلق نہیں جانتا اس قسم کی اطلاع ایڈیٹر کو دی جایا کرتی تھی جس شخص نے مسٹر گورمانی کو اخبارات اکٹھے کر کے پیش کئے۔ وہ اس وقت کے ایڈیٹر مسٹر حمید نظامی ہیں۔

(باقی)

برطانوی وزیر امور دولت مشترکہ کی خان عبدالقیوم خان سے ملاقات

کراچی ۲۱ نومبر۔ امور دولت مشترکہ کے برطانوی وزیر لارڈ سوئنٹن نے کل پاکستان کے وزیر صنعت وزراعت و خوراک خان عبدالقیوم خان سے ملاقات کی۔ آپ کے ساتھ برطانوی سفیر مقیم پاکستان مسٹر گلبرٹ لیتھویٹ بھی تھے۔ ملاقات ۴۵ منٹ تک جاری رہی۔ اس میں آپ نے پاکستان اور برطانیہ کے باہمی مسائل پر گفتگو کی۔ خان عبدالقیوم خان نے لارڈ سوئنٹن کو ان ترقیات سے آگاہ کرنے کے علاوہ جو پاکستان نے اس وقت دستور سازی اور صنعتی میدان میں حاصل کی ہیں۔ ان اقدامات کا بھی ذکر کیا۔ جو پاکستان غذائی طور پر خود کفیل ہونے کے لئے آئندہ اختیار کرنا چاہتا ہے۔ کل صبح لارڈ سوئنٹن نے برطانوی ہائی کمشنر اور پاکستان کے پروٹوکول آفیسر مسٹر عبدالرؤف خان کی معیت میں قائداعظم اور قائد ملت کے مزار پر پھول چڑھائے۔

تحقیقاتی عدالت میں مولانا مودودی صاحب کا بیان

— اور اس پر —

صدر انجمن احمدیہ کا تبصرہ

دو چار دن تک "المصلح" میں شائع کیا جا رہا ہے۔ جس کی قیمت فی کاپی چھ آنے ہوگی۔ جو دوست اپنے دوسرے احباب کو دینا چاہیں انہیں ایک روپیہ میں تین کاپیاں مل سکیں گی۔ اگر آپ اپنے دوستوں کے پتے دفتر ہذا کو خوشخط (کاغذ کے ایک طرف) لکھ کر بھجوا دیں گے۔ تو انہیں پتوں پر براہ راست پرچہ بھجوا دیا جائیگا۔

جن کو ایسے ایڈریس معلوم نہ ہوں۔ وہ دفتر ہذا کو عطیہ بھجوا دیں۔ دفتر ہذا پتے خود انتخاب کرلے گا۔ وقت تنگ ہے اس لئے آرڈر بذریعہ تار بھجوائیں۔

ایجنٹ اصحاب اپنے مطلوبہ آرڈروں سے بذریعہ تار اطلاع دیں:

(مینیجر المصلح)

ڈاکٹر ملان ریاست سے علیحدہ ہو رہے ہیں

کیپ ٹاؤن ۲۱ نومبر: جنوبی افریقہ کے سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ ڈاکٹر ملان عنقریب ملکی سیاست سے کنارہ کش ہو جائیں گے۔ واضح رہے کہ نیشنلسٹ پارٹی کی لیڈرشپ سے مستعفی ہو چکے ہیں پارٹی نے ان کی جگہ موجودہ وزیر داخلہ کو لیڈر منتخب کیا ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۴۱۱